سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۳۱



عرفانِ محبت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم



الاختر

ٹرسٹ انٹرنیشنل

کراچی • لاہور • اسلام آباد • پشاور • بہاولنگر • بنوں

لاہور آفس : یادگار خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ

پوسٹ بکس نمبر 2074 لاہور پوسٹ کوڈ نمبر 5400 فون : 6370371 - فیکس : 042-6373310

یہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے ❁ محبت تیرا صدقہ ہے ثمر تیرے نازوں کے
یہ فیضانِ نصیحت دوستو اس کی اشاعت ہے ❁ جو میں یہ نشر کرتا ہوں لئے خوان تیرے رازوں کے

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

عرفانِ محبت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم



الاختر
ٹرسٹ انٹرنیشنل

الاختر ٹرسٹ انٹرنیشنل رجسٹرڈ

کراچی ○ لاہور ○ اسلام آباد ○ پشاور ○ بہاولنگر ○ بنوں



زیر سرپرستی یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ ○ پوسٹ بکس نمبر 2074
جامع مسجد قدسیہ بالمقابل [illegible] پوسٹ کوڈ نمبر 54000
فیکس 042-6370371 — 042-6373310 ☎

فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
پر نسبتِ صحبت وہ جستجو اس کی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر جنت تیرے نازوں کے
جو ملتا ہے ثمر کو کہاں ملتا ہے تیرے رازوں کے

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

سلسلہ

اشاعت دعوۃ الحق ۲۸۲

نام وعظ : ــــــ عرفانِ محبت

واعظ : ــــــ عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

جامع وعظ : ــــــ حضرت سید عشرت جمیل ملقب بہ میر صاحب مدظلہم العالی

تصحیح کتابت : ــــــ مولانا محمد یوسف حقانی مدظلہم العالی

کتابت : ــــــ قاضی نثار النبی

اشاعت : ــــــ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ

ناشر : ــــــ الاختر ٹرسٹ انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ پشاور۔ بہاولنگر

ملنے کے پتے

لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور

بالمقابل چڑیا گھر ○ شاہراہِ قائدِ اعظم ○ لاہور

پوسٹ بکس نمبر: 2074 پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 فون: 042-6373310

فیکس: 042-6370371

انجمن احیاء السنۃ (رجسٹرڈ) نفیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور پوسٹ کوڈ: 54920

042-6861584 - 6551774:

ڈاکٹر **عبدالمقیم** خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نگران اشاعت

32 راجپوت بلاک نفیر آباد باغبانپورہ۔ لاہور فون: 042-6861584-042-6551774

فہرست

پیشِ لفظ

احبابِ برطانیہ کی فرمائش پر اس سال صفر المظفر ۱۴۱۸ھ بمطابق جون ۱۹۹۷ء کو عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کا برطانیہ کا تیسرا سفر ہوا۔ راستہ میں ایک ہفتہ ترکی میں قیام فرمایا۔ جہاں لندن اور جنوبی افریقہ سے بہت سے اکابر علماء اور احباب تشریف لائے۔ کُل بتیس ۳۲ احباب تھے جن کی ہمراہی میں استنبول سے دو دن کے لئے مولانا رومی کے شہر قونیہ کا سفر ہوا۔ اس کے بعد حضرت والا کی مع احباب لندن تشریف آوری ہوئی جہاں چند دن قیام کے بعد بار بڈوز (ویسٹ انڈیز) کا سفر ہوا۔ وہاں ایک ہفتہ قیام رہا۔ ان تمام اسفار میں عظیم دینی نفع جُملہ احباب نے ظاہراً و باطناً محسوس کیا۔

بار بڈوز روانگی سے قبل حضرت مولانا آدم صاحب زید مجدھم کی فرمائش پر حسبِ سابق جامع مسجد الفیصل لیسٹر میں ۲۱؍ جون ۱۹۹۷ء بروز ہفتہ بعد نمازِ ظہر دو بج کر پینتالیس منٹ پر حضرت والا دامت برکاتہم کا بیان تجویز تھا۔ سامعین کی کثیر تعداد تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت پر عجیب دردبھرا بیان تھا اور بعض ایسے جدید الہامی مضامین بیان ہوئے جو اس سے پہلے کبھی بیان نہ ہوئے تھے اور اکثر سامعین اشکبار تھے۔

بیان کے بعد حضرت مولانا آدم صاحب دامت برکاتہم نے احقر راقم الحروف سے فرمایا کہ حضرت کے بیان سے دل زندہ ہوگیا اور اسلاف کی

یاد تازہ ہوگئی اور فرمایا کہ حسبِ سابق اس بار بھی بیان کی کتابت و طباعت کے جملہ مصارف کا میں اِنتظام کروں گا لہٰذا اس کو ضبطِ تحریر میں لایا جائے چنانچہ داعئ سفر حضرت مولانا ایوب سورتی صاحب دامت برکاتہم نے اس کو ٹیپ سے نقل فرمایا، احقر راقم الحروف نے مرتب کر کے جا بجا عنوان قائم کئے اور اس کا نام عرفانِ محبت تجویز کیا گیا اور خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ گلشنِ اقبال کراچی سے پہلی بار شائع کیا جا رہا ہے۔

آج مورخہ ۲۹، ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۴ راگست ۱۹۹۷ء بروز دوشنبہ طباعت کے لئے دیا جا رہا ہے اور اس کا مُسودہ عنقریب اِن شاء اللہ تعالیٰ لیسٹر روانہ کیا جائے گا۔ جہاں حضرت مولانا آدم صاحب زید مجدہم خطیب جامع مسجد لیسٹر (برطانیہ) کی حسبِ خواہش برطانیہ سے علیحدہ شائع کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ شرفِ قبول عطا فرمائیں۔

راقم الحروف

احقر سید عشرت جمیل ملقب بہ میر عفا اللہ عنہ

خادم

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ۔ گلشنِ اقبال۔ کراچی

عرفانِ محبّت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ یُّبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ۔

حضرات سامعین !

مری زندگی کا حاصل میری زیست کا سہارا
ترے عاشقوں میں جینا ترے عاشقوں میں مرنا

یہ ذوق کہ اللہ والوں یعنی اللہ تعالیٰ کے عاشقوں میں زندگی گذارنا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مراد اور شوقِ نبوت اور ذوقِ نبوت ہے جس کی دلیل انشاء اللہ تعالیٰ آگے بیان کروں گا۔

انعامِ محبّت صحابۂ کرام سے آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس مرتبہ سے نوازا ہے کہ سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو آج اس کے آرام کدہ اور گھر سے بے گھر کرکے حکم دے رہا ہے کہ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ جو بندے میرے عاشق ہیں اور مجھے یاد کر رہے ہیں آپ ان کے پاس جاکر

بیٹھیے تاکہ آپ کی صحبت کے صدقے میں انھیں نسبت تو یہ عطا کردوں اور آپ کی خوشبو سے انھیں ایسا بسا دوں کہ جس طرف سے وہ گذریں آپ کی خوشبو پھیل جائے اور ان کے ذریعہ سے قیامت تک میری محبت کی تاریخ قائم ہوجائے۔ کسی کے جہاد سے، کسی کی شہادت سے، کسی کی فراست سے، کسی کی عبادت سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ آپ لوگ کیا کررہے ہو؟ انھوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ کو یاد کررہے ہیں تو آپ فوراً سمجھ گئے کہ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ والے یہی لوگ ہیں پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرا سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کیوں یاد کر رہے ہو؟ عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

نیت کا اثر میرے مُرشد شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک شخص سُبحان اللہ! سُبحان اللہ کہہ رہا ہے اور سڑک سے گذر رہا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ مُجھے اللہ والا سمجھ کر چندہ دیں، میری خُوب خاطر ہو کہ یہ بہت بڑا عاشقِ حق جارہا ہے تو اس کے ہر سُبحان اللہ کہنے پر گناہ اور وبال لکھا جارہا ہے کیونکہ اس کا ذِکرُ اللہ، اللہ کے لیے نہیں ہے، پیٹ اور دُنیا اینٹھنے کے لیے ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کا حکم سمجھ کر اپنے بال بچّوں کا پیٹ پالنے کے لئے امرود بیچ رہا ہے اور وہ سڑک پہ کہہ رہا ہے کہ لے امرود، لے امرود تو اس کو ہر لے امرود کہنے پر سُبحان اللہ سے زیادہ ثواب لکھا جاتا ہے کیونکہ سُبحان اللہ مستحب ہے۔ نفل ہے اور

حلال کمائی فرض ہے۔ طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ۔
تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تمہاری عاشقی ہم تسلیم کرتے ہیں کیونکہ یاد وہی کرتا ہے جو عاشق ہوتا ہے۔ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ جو کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔

نگاہوں کا فیض

(درمیان میں ایک سامع وعظ آنکھیں بند کئے ہوتے تھے تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے فرمایا کہ)

ادھر دیکھو! نظر سے نظر کو ملانے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ آپ کو نیند نہیں آتے گی اور ہمیں بھی یقین رہے گا کہ آپ سو نہیں رہے ہیں۔ اگر آپ نے آنکھ بند کرلی تو ممکن ہے کہ آپ عرشِ اعظم کی سیر کر رہے ہوں مگر دوسرا وسوسہ بھی آسکتا ہے کہ یہیں زمین پر دھرے ہوں۔ اس لئے جب دلیل قوی موجود ہو دلیل ضعیف مت پیش کرو۔ آنکھ کھول کر سُنو کچھ باتیں آنکھوں سے ملتی ہیں ؎

میکشو یہ تو میکشی رندی ہے میکشی نہیں
آنکھوں سے تُم نے پی نہیں آنکھوں کی تم نے پی نہیں

کچھ باتیں آنکھوں سے پی جاتی ہیں اور آنکھوں کی پی جاتی ہے۔
ایک نابینا مومن ہے نابینا! نبی اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے وہ صحابی ہوگیا حالانکہ خود نابینا ہے۔ آنکھوں میں اللہ تعالیٰ نے بہت تاثیر رکھی ہے۔

سیّد احمد شہید رحمۃُ اللہ تعالےٰ علیہ کی نظر کی کرامت

سیّد احمد شہید رحمۃُ اللہ تعالےٰ علیہ

دہلی سے دیوبند اور دیوبند سے بالاکوٹ جہاد میں جا رہے ہیں۔ راستہ میں ایک شخص اس زاویہ سے کھڑا ہوگیا کہ سیّد صاحب جب ادھر سے گذریں تو مجھ پر ایک نظر پڑ جاتے چنانچہ جاتے جاتے سیّد صاحب کی ایک نظر اس پر پڑ گئی بس اسی دن سے اس کا یہ اثر ہوا کہ جب وہ مسجد چھپتہ جاتے تھے تو مسجد روشن ہو جاتی تھی۔ حضرت مولانا یعقوب نانوتوی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ استاد حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں سے پوچھا کہ بھئی مسجد میں کس کے آنے سے روشنی ہوتی ہے؟ ایک لڑکے کو مقرر کر دیا کہ وہ اس کا اندازہ کرے چنانچہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور روشنی ہوئی۔ یہ انہیں لے آیا۔ حضرت مولانا یعقوب صاحب رحمۃُ اللہ تعالےٰ علیہ نے پوچھا کہ آپ کیا وظیفہ پڑھتے ہیں کہ آپ کے آنے سے مسجد میں روشنی ہو جاتی ہے؟ اس نے بتایا کہ میں کوئی وظیفہ نہیں پڑھتا ہوں میں ایک عامی مسلمان ہوں مجھ میں کوئی خوبی نہیں ہے لیکن اللہ کے ایک زبردست عظیم الشان صاحبِ نسبت کی مجھ پر نظر پڑی تھی جب وہ جان دینے کے لئے بالاکوٹؒ جا رہے تھے۔

جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا وفا کیا ہے؟

یہ ان کی نظر کا صدقہ تھا۔ معلوم ہوا نظر سے بھی کچھ چیزیں مل جاتی ہیں۔

حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃُ اللہ تعالےٰ علیہ کی نظر کی کرامت

حضرت شاہ ولی اللہ

صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد فتحپوری دہلی میں چھ سات گھنٹے عبادت کرکے جب دل کا نور لبریز ہو کر آنکھوں سے ٹپکنے لگا اور چہرہ سے جھلکنے لگا تو جیسے ہی مسجد فتحپوری سے نکلنے لگے ایک کُتّا وہاں بیٹھا تھا اس پر نظر پڑ گئی۔ حضرت حکیم الامت مجدد الملّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت ہے کہ جہاں جہاں وہ کُتّا جاتا تھا' دہلی کے سب کُتّے اس کے سامنے ادب سے بیٹھتے تھے جب کہ کُتّوں کا مزاج باادب بیٹھنے کا نہیں ہے۔ بھونکنے کا مزاج ہے اپنی برادری سے انہیں زیادہ حسد ہوتا ہے۔

کسی غیر مُسلم نے حضرت والا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ کُتّا بڑا باوفا ہوتا ہے تو حضرت نے فرمایا مگر اپنی قوم سے غدار ہوتا ہے۔ کُتّا جب دُوسرے کُتّے کو دیکھتا ہے پھر دیکھو کیسا بھونکتا ہے۔ اتنا دوڑائے گا کہ جب تک وہ اپنی دُم کو اپنی دونوں رانوں کے درمیان سرنڈر نہ کرلے' دوڑاتا رہے گا۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ والوں کی نظر سے کُتّا بھی محروم نہ ہوا اور وہ کُتّوں کا پیر بن گیا۔ جہاں جا رہا ہے۔ سارے کُتّے اس کے سامنے ادب سے بیٹھ رہے ہیں جب ان کی نظر سے کُتّا بھی محروم نہ ہوا تو آہ! انسان کیسے محروم رہ سکتے ہیں؟ تو مقرر کو بھی آپ کی آنکھوں سے فیض ہوتا ہے آپ کی طلب آپ کی آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

دِل کی بات آنکھوں سے پالی جائے گی
بے سوالی بھی نہ خالی جائے گی

یہ چند باتیں ضمناً آگئی تھیں ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تمھاری عاشقی قرآن کریم کی آیت سے ملا کر تسلیم کرتے ہیں ۔ کیونکہ ہمیں گھر سے بے گھر کر کے ان لوگوں میں بیٹھنے کے لئے کہا گیا جو نمبر (۱) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس لئے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو جس سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے محبوب کو ضرور یاد کرتا ہے ضبط نہیں کرسکتا ہے ۔

کہاں تک ضبطِ بیتابی کہاں تک پاس بدنامی
کلیجہ تھام لو یارو کہ ہم فریاد کرتے ہیں

یہ کسی بزرگ کا شعر ہے اور میرا شعر یہ ہے ؎

کہاں تک ضبطِ غم ہو دوستو راہِ محبت میں
سنانے دو تم اپنی بزم میں میرا بیاں مجھ کو

ذوق و مُرادِ نبوّت

تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے ذکر کر رہے ہو ۔ تمھارے اخلاص پر قرآن نازل ہو رہا ہے ۔ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ ۔ کہ یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی رضا چاہتے ہیں تو تمھارے اخلاص پر کون تنقید کرسکتا ہے ؟ اللہ تعالےٰ خود فرما رہے ہیں یہ وہ قوم ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ کو یاد کر رہی ہے ۔ لہٰذا میرا جینا اور مرنا ایسے عاشقوں کے ساتھ ہی ہو گا ۔

اہلِ محبت کی قیمت

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ آپ لوگ غریبی کی وجہ سے ایک لباس میں ہیں، آپ لوگوں کی کھالیں خشک ہیں، فاقہ کی وجہ سے آپ لوگوں کے بال

بکھرے ہوئے ہیں، غربت کی وجہ سے، لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں آپ لوگوں کی یہ قیمت ہے کہ تمام پیغمبروں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گھر سے بے گھر کر کے تمھارے پاس بیٹھنے کا حکم ہو رہا ہے اور وَاصْبِرْ کے ذریعہ سے یعنی خلوت مع اللہ کو چھوڑنے سے اگر آپ کو تکلیف بھی ہو تو برداشت کیجئے اور جلوت میں ان صحابہؓ میں بیٹھئے اور آپ کو جو نسبت حق تعالیٰ سے ہے اس کو ان صحابہ میں منتقل کر کے قیامت تک کے لئے اسلام ایمان اور اخلاص کی خوشبو کے نشر کا ذریعہ بنا دیجئے (سُبحان اللہ)

آپ نے ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قیمت دیکھی؟ آج ہم قیمت لگاتے ہیں اپنی مرسڈیز سے، بلڈنگ سے اور اپنے بیلنس سے، ہم قیمت لگاتے ہیں لباسوں سے اور ہم قیمت لگاتے ہیں مخلوق کی سلامی سے۔ اگر سارا برطانیہ کسی کو سلام کر رہا ہو تو مسجد میں بیٹھ کر کہتا ہوں کہ اس کی کوئی قیمت نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ۔

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

پتہ چلے گا قیامت کے دن کہ کس کی کیا قیمت ہے؟ جس غلام سے مالک خوش ہو اس کی قیمت ہوتی ہے۔

آدمیت کیا ہے؟

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر کو اللہ تعالیٰ نور سے بھر دے۔ فرماتے ہیں۔

آدمیت لحم و شحم و پوست نیست

آدمیت گوشت کھال اور چربی کا نام نہیں ہے، پھر آدمیت کس چیز کا نام ہے؟

آدمیت جز رضاءِ دوست نیست

آدمی آدم والا ہونا چاہیئے، رَبَّنَا ظَلَمْنَا والا ہونا چاہیئے اپنے بابا آدم علیہ السلام والے طریقہ پر جینے والا ہونا چاہیئے۔ آدمیت جز رضاء دوست نیست۔ آدمیت اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے علاوہ اور کسی چیز کا نام نہیں ہے۔ جس آدمی سے اللہ تعالیٰ راضی ہو وہ آدمی ہے اور جس سے خدا ناراض ہو اس کو آدمی کہنا جائز نہیں ہے وہ صورۃً آدمی ہے، غلافِ آدمیت میں ہے اور حقیقتِ آدمیت سے محروم ہے اسی کو اگلے شعر میں فرماتے ہیں ۔

این کہ می بینم خلافِ آدم اند
نیست اند آدم غلافِ آدم اند

یہ جو میں دیکھ رہا ہوں یہ آدمیت کی کھال میں ہیں آدمی نہیں ہیں۔ آگے فرماتے ہیں کہ ۔

آں کہ فرزندان خاص آدم اند
نفخۂ انا ظلمنا می دمند

جو لوگ کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خاص اولاد ہیں اگر ان سے خطا ہو جاتی ہے تو چین سے نہیں رہتے۔ چائے نہیں پیتے، مکھن نہیں نگلتے، سموسے نہیں اڑاتے ۔ دو رکعت توبہ کی پڑھ کر سجدہ گاہ کو اپنے آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔ تڑپ کر مالک کو راضی کرتے ہیں اور اپنے بابا کی میراث رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا کو استعمال کرتے ہیں کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کا کام اسی سے بنا تھا۔ آپ کو تاج خلافت اسی سے عطا ہوا تھا۔ تو جو حضرت آدم علیہ السلام کی

خاص اولاد ہیں، ان سے اگر خطا ہو جاتی ہے تو وہ بھی رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا کہہ کر روتے ہیں اور جب تک ان کے دِل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز نہیں آجاتی کہ ہم نے مُعاف کر دیا۔ اس وقت تک چاول اپنے اوپر حرام سمجھتے ہیں۔ کباب بریانی کو اپنے اوپر حرام سمجھتے ہیں نعمتیں دینے والے کو ناراض کر کے جو نعمتیں ٹھونستا ہے وہ نالائق ہے بے غیرت ہے، شرافتِ بندگی کا تقاضا ہے کہ گناہ کر کے پہلے توبہ کرو، اتنا روؤ کہ آسمان سے آواز بغیر حرف کے دِل میں آجائے کہ ہم نے معاف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی آواز حروف کی محتاج نہیں ہے۔ بغیر حروف کے آواز آتی ہے، الہام ہوتا ہے، مضمون کے لیے حروف کی ضرورت نہیں۔ مفہوم آتا ہے پھر وہ اپنے ملفوظ میں پیش کرتا ہے۔

ایک دفعہ ایک صاحب نے مجمع میں پوچھا کہ گناہوں کی مُعافی کا طریقہ آپ نے آہ وزاری، اشکباری بتایا تھا، لیکن کتنا روؤں، کتنی توبہ کروں اور کیسے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مُعاف کر دیا؟ اس کی کوئی علامت ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جب اللہ تعالیٰ تمہارے آنسوؤں پر رحم فرمائیں گے تو شانِ رحمت کا احساس قلب کو ہو جائے گا، دل میں ٹھنڈک اور سکون آجائے گا۔ یہی علامت ہے کہ مُعافی ہو گئی۔

حدیث اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ کی

الہامی تشریح کیونکہ گناہوں سے دل پر دو قسم کے عذاب آتے ہیں، ایک تو اندھیرا پیدا ہوتا ہے دوسرے دل میں جلن اور سوزش پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ گناہ کا تعلق دوزخ سے ہے لہٰذا دِل میں گرمی جلن اور سوزش اور اندھیرا

پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں استغفار کا عجیب مضمون عطا فرمایا ہے۔ فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ اے اللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف کے پانی سے وَالْبَرَدِ اور اولے کے پانی سے۔ میرے شیخ نے مجھے جب یہ حدیث پڑھائی تو ڈاکٹر عبد الحئی صاحب عارفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جونپور سے اعظم گڑھ آئے ہوئے تھے اور مجلس میں موجود تھے انھوں نے سوال کیا کہ برف اور اولے کے پانی سے گناہوں کے دھلوانے کی کیوں درخواست کی جارہی ہے، حضرت کو جواب معلوم نہیں تھا۔ آنکھ بند کرکے سر کو جھکایا، چند سیکنڈ کے بعد فرمایا کہ آگیا آگیا جواب آگیا۔ فرمایا کہ گناہ سے دو باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک حرارت اور گرمی دوسری اندھیرے گناہوں سے اندھیرے کیوں آتے ہیں؟ اس کا جواب اختر سے سُن لو کہ چونکہ سُورج کے ڈوبنے سے عالم میں اندھیرا پیدا ہوجاتا ہے تو سُورج کا پیدا کرنے والا جس سے مُنہ پھیر لے اس کے دِل میں اندھیرا نہیں آئے گا؟ میرے شیخ نے فرمایا کہ برف کا پانی ٹھنڈا ہوتا ہے اس کے ذریعہ گناہوں کے دھونے کی درخواست کی جارہی ہے تاکہ گناہوں کی گرمی ٹھنڈک سے تبدیل ہوجائے اور اولے کا پانی چمکدار ہوتا ہے اس کے ذریعہ سے اندھیرے اجالوں میں تبدیل ہوجائیں گے۔

قبولیتِ توبہ کی علامت اور اس کی مثال

تو استغفار اور توبہ اتنا کرو کہ دل میں بغیر حروف کے ایک آواز محسوس ہو کہ اب بس کرو مت روؤ ورنہ بیمار ہوجاؤ گے ہم نے معاف

کردیا۔ اس کی حسّی مثال پیش کرتا ہوں ایک بچہ ہے اس سے غلطی ہوگئی اب ابّا سے لپٹ کر روتے جارہا ہے جب ابّا نے دیکھا کہ اب تو بے ہوش ہونے والا ہے تو اس کو گود میں اُٹھا کر پیٹھ پر ہاتھ پھیرتا ہے اور اس کا سر سینہ سے لگا کر کہتا ہے کہ بیٹے! اب مت روؤ ورنہ تمہاری صحت خراب ہوجائے گی ہم نے تم کو مُعاف کر دیا، ہم تمہاری ندامت اور درخواست معافی اس درجہ نہیں چاہتے کہ تم بے ہوش ہوجاؤ، بیمار ہوجاؤ بس ہم نے تمہیں مُعاف کر دیا۔ جب ماں باپ کی رحمت کا یہ تقاضا ہے تو ارحم الراحمین کی رحمت کا کیا تقاضا ہوگا کہ اپنے بندوں کو رلاتے رلاتے بے ہوش کر دیں ؟ اور ہارٹ اٹیک ہوجائے ؟ یا کوئی اور مصیبت آجائے ؟ ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ بھی جب دیکھتے ہیں کہ بندہ مسلسل رو رہا ہے سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے ترکر رہا ہے اور اپنے جگر کا خون پیش کر رہا ہے تو تھوڑی ہی دیر میں ان شاء اللہ تعالیٰ دِل میں ٹھنڈک آجائے گی اور اُسے محسوس ہوگا کہ اللہ تعالےٰ نے مُعاف کردیا۔ یہی قبولیتِ توبہ کی علامت ہے۔ وہ ہمارے پالنے والے ہیں اس لئے بہت جلد مُعاف کر دیتے ہیں لیکن میں آپ حضرات کو مشورہ دیتا ہوں کہ جب کبھی بدنظری ہوجائے یا نماز قضاء ہوجائے یا کوئی خطا ہوجائے تو جب تک نماز ادا نہ کرے اور کوئی قطرہ آنسو کا نہ گرائے تب تک چین نہ آئے۔ یہ صاحبِ قصیدۂ بردہ نے فرمایا کہ دریا کا دریا انڈیل تو مُعافی نہیں ہوگی لیکن ایک آنسو گرالو مُعافی ہوجائے گی۔

گوری کو دیکھو یا کالی کو دیکھو یہ حرام ہے خالی مکروہ نہیں ہے۔ سرِّ علم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان عورتوں کو بے پردہ دیکھنا چاہے کرسچین ہوں، چاہے مسلمان ہوں یا یہودی ہوں کوئی ہو زِنَا الْعَیْنِ النَّظْرُ۔ یہ دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ۔ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ایمان والوں سے فرمادیجئے کہ نظر کو بچائیں۔

حفاظتِ نظر کا حکم بواسطۂ رسالت فرمانے کے عجیب اسرار

اللہ تعالیٰ نے نظر بچانے کا براہِ راست ہم کو حکم نہیں دیا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ سے حکم دیا تاکہ ان کے جذبات میں دو قسم کا طوفان آئے۔ ایک تو بحیثیت محسن وخالق کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا ماں کے پیٹ میں ہم نے تمہیں دو آنکھیں دیں پھر تم میری مرضی کے خلاف کیسے چلتے ہو؟ دوسرے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہلوایا تاکہ تم کو جو محبت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تو محبت سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غیرت ہو کہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ہمیں حکم فرمایا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس حکم پر عمل کرنے کے لئے دو انجن لگا دیئے جیسے کوئٹہ (پاکستان) میں پہاڑی پر جب ریل جاتی ہے تو دو انجن لگاتے ہیں آگے اور پیچھے اسی طرح نظر کی حفاظت چونکہ مشکل پرچہ تھا اس لئے قُلْ کے ذریعہ اپنا حکم بھی شامل کیا اس قُلْ میں اللہ تعالیٰ کا حکم شامل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی شامل ہوگیا کہ آپ فرمادیجئے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جب ابا اپنے بیٹوں کو دیکھتا ہے کہ نامحرم لڑکیوں

کے ساتھ کھیل رہے ہیں اور غلط حرکت کر رہے ہیں تو ابا خود تو نہیں کہتا۔ باپ کو شرم آتی ہے کہ بچے کہیں گے کہ باپ کو کیسے پتہ چل گیا اس لئے ابا اپنے دوستوں سے کہتا ہے کہ میرے بچوں کو سمجھا دو کہ لڑکیوں کے ساتھ اٹھا بیٹھا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کو بھی حیا آتی کہ میں اپنے غلاموں کو کس طرح کہہ دوں؟ لائق بندے شرما جاتیں گے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ میرے بندے اپنی نظر کی حفاظت کریں' ہم کو چھوڑ کر غیروں کی طرف نہ دیکھیں۔

کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت مسجد کے مقتدی نہیں ہیں' ہمارے شاگرد نہیں ہیں' ہمارے مُرید نہیں ہیں' محلے والے نہیں ہیں' لہٰذا یہاں بس اسٹاپ پر لڑکیاں ہیں' انہیں دیکھ لو لیکن میرا ایک شعر ہے ؎

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

بدنظری کا اثر

جو بدنظری کرتا ہے اسے پھر اپنی بیوی سے محبت نہیں رہتی' دوسری آنکھوں میں سما جاتی ہے' اس لئے حُسنِ مُعاشرہ اور بیوی کے حقوق کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ نظر کی حفاظت کی جائے جو جتنا نظر بچاتا ہے اتنا ہی وہ اپنی بیوی کو پیار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے مُعافی حاصل کرنے کا طریقہ

اچانک ایک بات یاد آگئی' حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں کہ عورتوں کی خطاؤں کو مُعاف کر دیا کرو، ان کو مارنا پیٹنا غیرتِ مردانگی کے خلاف ہے، کمزوروں کو کیا مارنا ہے، لڑائی کرنی ہے تو محمدؐ علی کلے کے پاس جاؤ وہاں باکسنگ لڑو۔ ارے میاں، عورت کتنی ہی تندرست ہو، دو تین بچوں کے بعد اس میں جان نہیں رہتی۔ ہمارے ایک پُرمذاق دوست کہتے ہیں کہ جب آدمی سے آدمی منفی ہو گیا یعنی عورت کو بچہ پیدا ہوا، آدمی سے آدمی نکل آیا تو کیا رہا؟ کچھ بھی نہیں، عورت بچہ پیدا ہو جانے کے بعد کمزور ہو جاتی ہے لہٰذا ان کی ہزار خطائیں مُعاف کر دو۔ قیامت کے دن ان شاء اللہ، اللہ تعالےٰ آپ کو مُعاف فرمائیں گے۔

بیویوں سے نیک برتاؤ کی دلسوز مثال

دیکھئے آپ کی بیٹی کو آپ کا داماد مُعاف کر دیتا ہے تو ایسے داماد سے آپ کتنے خوش ہوں گے؟ قربان ہو جائیں گے ایسے داماد پر، کوئی بلڈنگ آپ کی ہو تو وہ بھی آپ اس کے نام لکھ دینا چاہیں گے تو جب ایک ابا کو اتنی محبت ہے تو ربا کو اپنی بندیوں سے کتنی محبت ہوگی؟ جس نے ان بندیوں کو پیدا کیا۔

ولی اللہ بننے کا راستہ

جو شخص اپنی بیوی کی خطاؤں کو مُعاف کرتا ہے، ان کو پیار کرتا ہے، شفقت کرتا ہے، ایسے بندے کو اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی کا اعلیٰ مقام نصیب ہوتا ہے۔ تہجّد گذاروں، سُبحان اللہ پڑھنے والوں سے بھی زیادہ، جو اپنی بیویوں پر رحم کرتے ہیں، اچھے اخلاق سے پیش آتے ہیں، ان کو اللہ تعالےٰ بہت اونچے درجہ کا مقام عطا کرتا ہے یہاں تک کہ بعض لوگوں کو اس پر کرامت عطا ہوئی جیسے شاہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کی بیوی بدمزاج اور کڑوی تھی مگر برداشت کرتے تھے اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں شیر کی سواری دی۔ دیکھو جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شاہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیر پر چلتے تھے اور سانپ کا کوڑا ہاتھ میں ہوتا تھا۔ ایک شخص ہزار میل دور سے ان سے بیعت ہونے کے لئے پہنچے۔ گھر جاکر پوچھا کہ شاہ ابوالحسن کہاں ہیں؟ (وہ جنگل گئے تھے لکڑیاں لانے) بیوی نے کہا کہ حضرت وضرت کچھ نہیں تم کہاں کے چکر میں آگئے؟ وہ بے چارا رونے لگا کہ میرا تو اتنا لمبا سفر بیکار گیا۔ لوگوں سے پوچھا انہوں نے کہا گھبراؤمت وہ کڑوی مزاج ہے جاؤ جنگل میں ان کی کرامت دیکھو۔ وہ بڑے بزرگ ہیں۔ یہ جنگل میں پہنچے گھبراتے ہوئے۔ شاہ صاحب سمجھ گئے کہ ان کو گھر سے کوئی بات ملی ہے۔ فرمایا گھبراؤمت بیوی کے مزاج کی کڑواہٹ برداشت کرنے سے آج اللہ تعالےٰ نے ہمیں شیر کی سواری دی ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شاہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اِس بات کو کس طرح مثنوی میں ضبط کیا ہے وہ سنئے۔

گر نہ صبرم می کشیدے بار زن
کے کشیدے شیر نر بیگار من

اگر میرا صبر میری بیوی کی کڑوی باتوں کے بوجھ کو نہ اُٹھاتا اور صبر نہ کرتا تو یہ شیر نر میری بیگاری کرتا؟ میری مزدوری کرتا کہ لکڑیاں اُٹھا رہا ہے؟

بیویوں کا ایک اور حق

اور بیویوں کا ایک حق اور ہے جو کم لوگ جانتے ہیں کہ ان کو مہینہ میں کچھ وظیفہ کچھ ہدیہ دے دیا کرو

اور پھر اس کا حساب لو اور اس کی مقدار کیا ہو؟ جتنا ہو؟ جتنا آپ کا امپورٹ ہو۔ (کھاتے تو دس کلو اور ایکسپورٹ کرے مُرغی کے برابر) جتنی آپ کی آمدنی ہو اس کے تناسب سے وظیفہ بھی دیا جائے۔

میری بات اس پر شروع ہوئی تھی کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تُمھاری عاشقی مسلم ہے اس لئے میرا جینا اور مرنا تُمھارے ساتھ ہوگا لہٰذا میرا یہ شعر جو شروعِ خطبہ میں پڑھا تھا اس حدیث کا ترجمان ہے۔

مری زندگی کا حاصل مری زیست کا سہارا
ترے عاشقوں میں جینا ترے عاشقوں میں مرنا

اور

مُجھے کچھ خبر نہیں تھی ترا درد کیا ہے یارب؟
ترے عاشقوں سے سیکھا ترے سنگِ در پہ مرنا

اور

کسی اہلِ دل کی صحبت جو ملی کسی کو اختر
اسے آگیا ہے جینا اسے آگیا ہے مرنا

بہت تھکا ہوا ہوں اس لئے مضمون سمیٹتا ہوں لیکن ۔

میں تھک جاتا ہوں اپنی داستانِ درد سے اختر
مگر میں کیا کروں؟ چُپ بھی نہیں مُجھ سے رہا جاتا

دیکھئے کراچی میں ابھی ابھی یہ شعر ہُوا تھا جس کو میں نے پرچہ میں لکھوا کر جلسہ میں پڑھوایا۔ یہ شعر ابھی ابھی حالت سفر میں ہوا ہے۔

ارض و سما سے غم جو اُٹھایا نہ جا سکا
وہ غم تمہارا دِل ہے ہمارا لیے ہُوئے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا زمین و آسمان اور پہاڑوں نے ڈر کر انکار کر دیا کہ ہم آپ کے دردِ محبّت کو برداشت نہیں کر سکتے وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اس دردِ غم کو انسان نے اٹھا لیا۔ (حضرت والا نے شعر پڑھنے والے سے فرمایا کہ میرا جہاں قیام ہے وہاں آکر اس کو ریکارڈ کرنا اور فرمایا کہ میرا قیام مجلس دعوۃُ الحق میں ہے۔ جامع)

مجلس دعوۃ الحق کیا ہے اور کس نے قائم کی؟

دعوۃ الحق کیا ہے؟ حضرت تھانوی رحمۃ

اللہ تعالےٰ علیہ نے اس کو قائم فرمایا اور میرے شیخ شاہ عبد الغنی پھولپوری رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا نام رکھا۔ حضرت والا نے ایک مجلسِ شوریٰ بلائی اور موجود علماء کرام سے فرمایا کہ اللہ کے بندوں کی ہدایت کے لئے ایک مرتب نظام تجویز ہے پھر اس کے نام کے لئے پوچھا تو کسی نے کچھ کسی نے کچھ کہا مگر حضرت کو پسند نہ آیا میرے شیخ شاہ عبد الغنی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ قرآن شریف کی آیت پڑھ دی۔ بس حضرت پھڑک گئے اور فرمایا کہ یہ بہترین نام ہے۔ دعوۃُ الحق۔

تعمیرِ ظاہر و باطن

تو دعوۃُ الحق کا مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو نیک عمل سکھایا جائے اور برائیوں سے بچایا جائے۔ یہ ہے روحانی بیوٹی پارلر۔ اگر لڑکی کو خوب بیوٹی پارلر میں سجایا لیکن جب رات

میں شوہر کے پاس گئی تو پہلا جُملہ کیا کہا؟ You Are Bloody Fool شوہر نے کہا ظالم شکل تو اتنی خوبصورت اور زہر اُگلتی ہے جسمانی بیوٹی پارلر میں تو صِرف جسم کو سجاتے ہیں، باطن کی اِصلاح نہیں کر سکتے لیکن روحانی بیوٹی پارلر یعنی خانقاہوں میں ظاہر کی بھی اِصلاح کی جاتی ہے اور باطن کی بھی اِصلاح کی جاتی ہے، ظاہر کو بھی سُنّت کے مطابق بنایا جاتا ہے اور باطن کو بھی سُنّت کے مُطابق بنایا جاتا ہے۔ دوستو! جتنا ہم داڑھی اور گول ٹوپی میں رہتے ہیں تو صورت بھی بنائیں اور سیرت بھی بنائیں ہم سے لعنتی کام نہ ہوں۔ تعمیر الظاہر و الباطن، ظاہر و باطن دونوں کو آراستہ کرلو۔ لیسٹر والو۔ مُبارک ہو تم کو کہ مولانا مُحمّد ایوب سورتی صاحب نے لیسٹر میں دعوۃ الحق قائم کی ہے اور ان کو کم لوگ پہچانتے ہیں، یہ بہت بڑے محدث ہیں ان کے شاگرد مجھے کینیڈا امریکہ جنوبی افریقہ میں ملے۔ ماشاء اللہ ترکیسر میں جو انھوں نے پڑھایا تو آج ان کے شاگرد جگہ جگہ پھیلے ہوئے ہیں کوئی امام ہے کوئی پڑھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو ان علماء کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعاء مانگی تھی کہ اے خدا عالموں کی روٹی ایک جگہ نہ فرما، ان کی روٹی سارے عالم میں پھیلا دے تاکہ اپنی روٹی کی خاطر جب یہ سفر کریں تو میرے دین کو پھیلا دیں اس لئے مولویوں کو دعوت ملتی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں آپ کھلاتے ہیں۔ یہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دُعا ہے۔ لیکن آپ کو بھی ثواب ملے گا کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دُعا آپ کے پاس قبول ہو کر آئی ہے اور اللہ نے آپ کو ان کے رزق کے انتظام کا واسطہ بنایا ہے۔

ایک صاحب نے پوچھا ان مولویوں کو مرغا بہت ملتا ہے۔ میں نے کہا مُرغا ملنے کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ چھوٹے بچے تھے تو اُستاد نے انہیں مُرغا بنایا جب سبق یاد نہیں ہوتا تھا اس کے بعد جو بڑے ہُوتے اور کسی اللہ والے سے رجوع ہُوتے تو نفس کی خواہشات کو پورا نہ کرکے نفس کو مُرغا بنایا تو جب بچپن ہی سے یہ مُرغے بنے تو اَلْجِنْسُ یَمِیْلُ اِلَی الْجِنْسِ مُرغیوں کو کشف ہوتا ہے (مجمع جب خوب ہنسنے لگا تو فرمایا) حدیث شریف سے ثابت ہے کہ مُرغے فرشتے دیکھتے ہیں۔ جب مُرغ کی آواز سنو تو یہ کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔ اے اللہ میں تیرا فضل مانگتا ہوں اور گدھا شیطان دیکھتا ہے۔ اس کو کشف میں شیطان نظر آتا ہے وہاں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھو تو جب مُرغ اس کو فرشتے نظر آسکتے ہیں تو مُرغیاں بھی نظر آسکتی ہیں قضیہ ممکنہ ہے (یعنی ایسا ہوسکتا ہے) تو جب یہ دیکھتے ہیں کہ ان کا نفس مُرغا بنا ہے تو مُرغیاں قطار در قطار سیریل نمبر سے ان کے پیٹ میں جانے کی کوشش کرتی ہیں اور اسے اپنی سعادت سمجھتی ہیں۔

اصلی مولوی کون ہے؟

مگر مولوی بھی اصلی وہی ہے جو مولیٰ والا ہو اور مولوی مولیٰ والا کب بنتا ہے؟

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزیؒ نہ شُد

یعنی میں پہلے ملا رومی تھا مگر مولوی کب بنا؟ شمس الدین تبریزیؒ کی غلامی کے صدقہ میں میرا ڈنکا پٹ گیا لیکن ڈنکا پٹوانے کی نیت سے اللہ والوں کو مت تلاش کرو، اللہ والوں کے پاس اللہ والا بننے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ اگر مل گیا تو دونوں جہان کا مزہ پا گئے بغیر اسباب مزہ، دونوں جہان کا مزہ ان شاء اللہ پائیں گے کیونکہ خالقِ لذتِ کائنات جس کے دل میں آتا ہے تو وہ تمام حاصل لذاتِ کائنات پا جاتا ہے۔ میرا اُردو کا شعر ؎

وہ شاہِ دو جہاں جس دل میں آئے
مزے دونوں جہاں سے بڑھ کے پائے

کہاں الیکشن کر رہے ہو سلطنت کے لئے؟ یہ فقیر ان شاء اللہ چٹائی اور بوریوں پر آپ کے لیے سلطنت کا انتظام کرتا ہے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

خُدا کی یاد میں بیٹھے جو سب سے بے غرض ہو کر
تو اپنا بوریا بھی پھر ہمیں تختِ سلیماں تھا

میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ یہ آیت مردوں کے لئے بھی ہے عورتوں کے لیے بھی ہے۔ مجھے علم ہے کہ خواتین بھی سن رہی ہیں، یہ آیت دونوں کے لئے ہے کہ ایمان والا بندہ ہو یا بندی ہو، مرد ہو یا عورت ہو، اگر ان کا ایمان کامل ہو جائے اور یہ ہمیں پہچان لیں، ہماری معرفت حاصل ہو جائے تو ان کے دلوں میں ہماری محبت ساری کائنات سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ خبر کس کی ہے؟ اللہ تعالیٰ

کی۔ علمائے نحو کے نزدیک کُلُّ خَبْرٍ یَّحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْکِذْبَ مخلوق کی ہر خبر احتمالِ صدق بھی رکھتی ہے اور احتمالِ کذب بھی۔ جملہ خبریہ کی تعریف یہی کی جاتی ہے لیکن جو خبر اللہ تعالیٰ دے وہاں یَحْتَمِلُ الْکِذْبَ کا عقیدہ کفر ہوجاتا ہے، وہ خبر سو فیصد صحیح ہے۔ اللہ سے بڑھ کر سچا کون ہوگا؟ وحی الٰہی کی خبروں پر نحو کا یہ قاعدہ فٹ مت کرنا۔

آیت اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ جملہ خبریہ سے نازل فرمانے کا عاشقانہ راز

سوال یہ ہے کہ جملہ خبریہ کیوں نازل فرمایا؟ جملہ انشائیہ کیوں نازل نہ فرمایا کہ تم لوگ ہم سے اتنی محبت کرو کہ ساری کائنات سے زیادہ ہوجائے؟ امر نہیں فرمایا، خبر دی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور محبت میں ایسی کشش ہے، ایسی مٹھاس ہے کہ اپنے بندوں کو حکم دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے جس دن میرے نام کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پاجائیں گے۔ سارے عالم کی شکر کو بھول جائیں گے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اے دل ایں شکر خوشتر یا آنکہ شکر سازد

اے لوگو! چینی زیادہ میٹھی ہے یا چینی کا پیدا کرنے والا زیادہ میٹھا ہے؟

با لبِ یارم شکر را چہ خبر

ارے میرے اللہ کے نام کی مٹھاس کو شکر کیا جانے۔ شکر تو حادث ہے مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام کی مٹھاس خالق کی مٹھاس ہے۔ ذات واجب الوجود کی مٹھاس ہے اور ؎

بارخش شمس و قمر را چہ خبر

اور اللہ تعالیٰ کے نام کی روشنی کو یہ چاند اور سورج کیا جانیں؟ سورج اور چاند کیا بیچتے ہیں اپنی روشنی کو اور سلاطین کے تخت و تاج کیا بیچتے ہیں اس نشہ سلطنت کو جو اللہ والوں کی چٹائیوں پر ان کے قلوب کو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں؟ ؎

شاہوں کے سروں میں تاجِ گراں سے دردسا اکثر رہتا ہے
اور اہلِ وفا کے سینوں میں اک نور کا دریا بہتا ہے

اہلِ وفا کون ہے؟

اللہ والوں کو اہلِ وفا کیوں کہتے ہیں؟ کیونکہ ان کے سامنے جہاز پر ایئر ہوسٹس آتی ہے یا ایئرپورٹ پر ننگی ٹانگ والی آتی ہیں یا ننگے حسین لڑکے آتے ہیں تو اس وقت وہ اپنی وفاداری کا ثبوت پیش کرتے ہیں اور نظر اُٹھا کر ان کی طرف نہیں دیکھتے اس لئے اللہ تعالیٰ کے خاص عاشقوں کو اہلِ وفا کہا جاتا ہے وہ اپنے نفس کی خواہش کو دبا لیتے ہیں، زخمِ حسرت اور خونِ تمنا برداشت کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون کو نہیں توڑتے اور مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس مصرع کو پیش کرتے ہیں ؎

امرِ شہ بہتر بقیمت یا گہر

یعنی اگرچہ حسین بے شک حسین ہیں۔ ان کی ناک کی اُٹھان ہے، چہرہ کتابی اور آنکھیں مثلِ ہرن ہیں اور ان کے لبِ نازک مثلِ گلاب کی پنکھڑی کے ہیں لیکن یہ موتی زیادہ قیمتی ہے یا خدائے تعالیٰ کا حکم زیادہ قیمتی ہے؟ ان

کے پیٹ میں پائخانہ ہے یا نہیں ؟ پیشاب ہے یا نہیں ؟ لیکن اپنی بیویوں کو پیار کرنا چاہیئے کچھ بھی ہو یہ صرف سڑکوں والی سے بچانے کے لِئے کہہ رہا ہوں اور بیویوں کو زیادہ پیار کرنے کے لِئے نسخہ بتا رہا ہوں وہ حلال ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو حلال کیا ہے۔ آگے فرماتے ہیں ؎

گوہر حق را بامر حق شکن

اللہ کے ان موتیوں کو، ان حسینوں کو خدا ہی کے حکم سے مت دیکھو۔ کچھ دِن کے بعد یہ حُسن بگڑ جاتا ہے۔ سولہ سال کی گڑیا کو جس نے دیکھا تھا اب اس کو جب ستر سال کی بڑھیا دیکھو گے تو بھاگ جاؤ گے۔ کہتا ہے یہ کیسی گڑیا ہے! کیسی تھی کیسی ہوگئی؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ؎

شکل بگڑی تو بھاگ نکلے دوست
جن کو پہلے غزل سناتے ہیں

بگڑنے والی شکلوں پر جو بگڑتا ہے تباہ اور برباد ہوتا ہے۔ جو حق تعالےٰ کے قانون کو توڑتا ہے ایسی لعنتی آنکھیں کیا اللہ والی ہوجائیں گی ؟ اور بگڑنے والی شکلوں پر بگڑنے والے باگڑ بلاّ تو ہو سکتے ہیں، عارف باللہ نہیں ہو سکتے۔

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کا جُملہ خبریہ حق تعالےٰ کی شانِ محبوبیت کی دلیل

تو اللہ تعالیٰ نے جُملہ خبریہ استعمال کیا اس لئے کہ اپنی محبت کا حکم دینا اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کے خلاف ہے۔ میں ہوں ہی ایسا کہ اگر تم مجھے

پہچان لو اور تمہاری آنکھوں کا موتیا نکل جاتے تو خود ہی مجھ سے محبت کرنے لگو گے۔ مجھے حکم دینے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے جمال، اپنے کمال اور شانِ محبوبیت کا خود ہی علم ہے کہ اگر انھوں نے مجھے پہچان لیا اور دل میں پالیا، تو خود ہی مجھ سے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

تو دِل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
ہم جان گئے بس تری پہچان یہی ہے

اور جس دن اللہ تعالیٰ دل میں آئے گا اس دِن یہ شعر پڑھیں گے۔

یہ کون آیا کہ دھیمی پڑ گئی لو شمعِ محفل کی؟
پتنگوں کے عوض اُڑنے لگیں چنگاریاں دِل کی

جس دن مولیٰ دل میں آئے گا ساری لیلائیں دِل سے نکل جائیں گی، سورج اور چاند کی روشنی لوڈشیڈنگ معلوم ہوگی، دھیمی پڑجاتے گی۔ سلاطین کے تخت و تاج نیلام ہوتے اور اڑتے نظر آئیں گے۔ سارا عالم آپ کی نگاہوں سے گر جائے گا۔ کیونکہ خالقِ عالم کی شان ہی ایسی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اپنی شان کو، ان سے بڑھ کر ان کی شان اور کون جان سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ ہمارے نام میں، ہمارے ذکر میں اتنی مٹھاس ہے اتنی ہماری شانِ جمال ہے اتنی ہماری شانِ محبوبیت ہے ہم نے سارے جہان اور دونوں جہان کی لذتیں پیدا کیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے جملہ خبریہ نازل فرمایا کہ ہمیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ تم ہم سے محبت کرو، جب ہم دِل میں آئیں گے تو تم خود مست ہوجاؤ گے اور علامت یہ پیدا ہوگی کہ تم

سلاطین کو خاطر میں نہیں لاؤ گے، سُورج اور چاند کی روشنی کو خاطر میں نہیں لاؤ گے۔ لیلائے کائنات کے چکر والو! میں مولائے کائنات ہوں، ساری لیلاؤں کو میں نے نمک دیا ہے جب وہ خالقِ نمکیاتِ لیلائے کائنات دل میں آتا ہے تو پھر وہ دِل دونوں جہاں سے مستغنی اور بے نیاز ہو جاتا ہے وہ جنت کا سوال بھی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر، رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم سمجھ کر، مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کو اللہ تعالیٰ کی لذتِ عبادت کو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو جنّت سے بھی افضل سمجھتا ہے۔ آپ نے سمجھ لیا کہ آج میں لیسٹر میں کتنا عظیم الشان مضمون بیان کر رہا ہوں، میں مسجد میں کہتا ہوں کہ آج میں پہلی مرتبہ یہ مضمون بیان کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ جملہ خبریہ سے کیوں نازل فرمایا، جُملہ انشائیہ کیوں نازل نہیں فرمایا؟ یہ بتاؤ کہ اگر کوئی سُورج کو پا جائے تو کیا سُورج کو یہ حکم دینے کی ضرورت ہے کہ اب تم مجھے پا گئے تو تاروں کو دیکھنے کی ضرورت نہیں؟ سُورج جانتا ہے کہ جب مجھے پائے گا تو اس کو تارے نظر ہی نہیں آئیں گے۔

جب مہر نمایاں ہوا سب چھُپ گئے تارے
وہ ہم کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا

سارے عالم میں اس کو اللہ تعالیٰ ہی نظر آئے گا۔ کوئی نظر نہیں آئے گا۔

چو سُلطان عزت عِلم در کشد
جہاں سر بجیب، عدم در کشد

وہ سُلطان عزت جس کے دِل میں اپنی محبت و معرفت کا جھنڈا لہرا دیتا

ہے تو پوری کائنات جیبِ عدم میں داخل ہوجاتی ہے۔

اشد محبّت کثرتِ ذکر سے ملتی ہے

تو آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جُملہ خبریہ کیوں نازل کیا؟ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میرے بندوں کو حکم دینے کی ضرورت نہیں کہ مُجھ سے محبت کرو، میرا جمال جب ان پر منکشف ہوگا تو وہ خود ہی مُجھ سے مُحبت کریں گے۔ بس ان کو یہ بتا دو کہ میرا نام لیا کریں، میں عقل سے نہیں مِلتا۔ عقل کے لیے میں نے مخلوق پیدا کی ہے یَتَفَکَّرُوْنَ خلق کے لئے اور یَذْکُرُوْنَ خالق کے لئے ہے۔ فکر خلق کے لئے اور ذکر خالق کے لئے ہے۔ جب اللہ کے ذکر سے دل میں نور آئے گا تو آپ خود ہی روز بروز مست ہوتے چلے جائیں گے۔

اشد محبّت مانگنے کا طریقہ حدیث پاک سے

اب اس کے بعد سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث میں اس اشد محبت کے مانگنے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ بُخاری شریف کی حدیث ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگ کر اُمت کو سکھایا کہ اس طرح مانگو۔ واہ! کیا بات ہے۔ اتباع کی لذت الگ اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی لذت الگ ہے۔ جب اُمتی رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا تو الفاظِ نبوت نورِ نبوت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس کے مزہ کا کیا پُوچھتے ہو؟ نبی کے الفاظ کی لذت الگ، نبی کے اتباع کی لذت الگ اور اللہ سے مانگنے کی لذت الگ۔

اہل اللہ سے محبت ذوقِ نبوت ہے

اور کیا مانگو گے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ۔

اے اللہ! مجھے آپ اپنی محبت دے دیجئے۔ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ اور جو لوگ آپ سے محبت کرتے ہیں ان کی محبت دیجئے آپ کے عاشقوں کی محبت بھی میں مانگتا ہوں۔ اب آپ بتائیے کہ جو ظالم یہ کہے کہ کتابوں سے میں اللہ والا بن جاؤں گا مجھے اللہ والوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس کا یہ استغناء بخاری شریف کی اس حدیث کی روشنی میں حماقت ہے یا نہیں؟ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ سے عاشقوں کی محبت مانگ رہے ہیں تو کون ظالم اس سے مستغنی ہوسکتا ہے؟ یہ دلیل ہے کہ یہ شخص کورا ہے۔ مرادِ نبوت اور ذوقِ نبوت سے ناآشنا ہے۔ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اور اے اللہ ایسے اعمال کی محبت دے دے جن سے تیری محبت ملے۔

عجیب رابطہ

علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کی محبت اور اعمال کی محبت کے درمیان میں اللہ والوں کی محبت کیوں مانگی گئی ہے؟ اس لئے کہ یہ اللہ کی محبت اور اعمال کی محبت کے درمیان رابطہ ہے۔ یعنی اللہ والوں کی محبت میں یہ خاصیت ہے کہ اللہ والوں کے پاس بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت بھی مل جاتی ہے اور اعمال کی محبت بھی مل جاتی ہے۔ (سبحان اللہ)

دیکھو جگر صاحب کو ایک مرتبہ ایک اللہ والے بزرگ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت نصیب ہوئی کیسے اللہ والے بن گئے؟ شراب سے توبہ کرلی، حج کر آئے، ڈاڑھی بھی رکھ لی اور انشاء اللہ خاتمہ بالخیر بھی نصیب ہوگیا۔ ساری زندگی شراب پی۔

پینے کو تو بے حساب پی لی
اب ہے روزِ حساب کا دھڑکا

مگر ایک صحبت سے کیسی توبہ کرلی؟ بیمار ہوئے، ڈاکٹروں نے کہا کہ آپ قومی امانت ہیں تھوڑی پی لیا کیجئے زندگی بچ جائے گی۔ پوچھا کہ اگر میں شراب پیتا رہوں گا تو کب تک جیتا رہوں گا؟ کہا کہ دس سال تک امید ہے جی جائیں گے۔ جگر صاحب نے کہا کہ دس سال اللہ کی ناراضگی میں جی کر گزاروں، اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی توبہ کی حالت میں مرجاؤں۔ میں اللہ تعالیٰ کو اپنی جان دینے کے لئے فدا ہوں۔ اس کو کہتے ہیں توبہ۔ جب تک جان نہیں لڑاؤ گے غیر اللہ سے جان نہیں چھڑا سکتے، آسانی سے گناہ نہیں چھوڑ سکتے۔ لومڑیوں کا یہ کام نہیں ہے۔ شیروں کا کام ہے، جسم دیکھو تو شیر سے بھی قوی اور ہمت دیکھو تو لومڑی بھی شرما جائے۔ تو اللہ والوں کی محبت سے اللہ کی محبت بھی مل جائے گی اور نیک اعمال کی توفیق بھی ملے گی۔ مجھے اپنا ایک شعر یاد آگیا۔

جی چاہتا ہے ایسی جگہ میں رہوں جہاں
جیتا ہو کوئی درد بھرا دل لئے ہوئے

میں خود کہتا ہوں کہ اگر کوئی درد بھرا دل لے کر کہیں بیٹھا ہو میں ایسی شخصیت پر اس عمر میں بھی فدا ہونے کے لئے تیار ہوں مجھے ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ نے اللہ والوں کی محبت کی دولت عطا فرمائی ہے۔

محبت کی حدود اب آگے محبت کی پلاننگ ہو رہی ہے جیسے ہر چیز کی پلاننگ اور اس کی حدود ہوتی ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم خدا تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ اتنی محبت دے دے کہ میں اپنی جان سے زیادہ آپ کو پیار کروں۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ جب جان سے زیادہ مولیٰ پیارا ہو گا تو بتاؤ پھر کوئی بدنظری کرے گا؟ گناہ چھپ چھپ کر کرے گا؟ لعنتی مزہ لے گا؟ ارے گناہ سے ایسا بھاگے گا۔ جیسے سانپ سے اور اللہ کی رحمت پر فِدا رہے گا۔

جان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی محبت مطلوب ہے

تو زبانِ رسالت سے محبت کی حدود بیان ہو رہی ہیں کہ اے اللہ ہمیں اتنی محبت دے دے کہ ہماری جان ہمہ وقت آپ پر فِدا رہے اور ہم آپ کو ناراض نہ کریں، گناہوں کی حرام لذتوں کو حرام خوشیوں کو امپورٹ نہ کریں۔ حرام خوشیوں کو کیا کریں ؎

خوشی کو آگ لگا دی خوشی خوشی ہم نے

گناہ چھوڑ کر پچھتاؤ بھی مت بلکہ خوشی خوشی گناہوں میں آگ لگا دو۔ بتاؤ سورج کب نکلتا ہے؟ جب مشرق لال ہوتا ہے۔ دل بھی جب خونِ تمنا سے لال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے عاشقوں کو اپنے قُرب کا سورج عطا فرماتے ہیں۔

اگر لڑکیوں اور لڑکوں کا فرسٹ فلور (گال، بال، آنکھیں) دیکھو گے تو شیطان اس فرسٹ فلور سے پُل (Pull) کر کے پھر گراؤنڈ فلور (پیشاب پاخانہ کے مقام پر) پُش (Push) کر دے گا اور پھر گٹر لائنوں میں پڑے چیں چیں کرتے رہو گے جیسے سانپ چھچھوندر نگلتا ہے تو چھچھوندر بھی چلاتی ہے اور سانپ بھی چلاتا ہے۔ غیر اللہ والے ہمیشہ پریشان رہتے ہیں خودکشی

تنگ کرلیتے ہیں۔ سُن لو! کسی ولی اللہ نے کبھی خودکشی نہیں کی۔ مولیٰ کے عاشقین خودکشی نہیں کرتے۔ لیلاؤں کے عاشقین نے خودکشی کی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کی محبت کتنی ہونی چاہیئے؟ یہ بُخاری شریف کی حدیث ہے الفاظِ نبوت میں مانگو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے اور مقبول ہیں، آپکے الفاظ بھی مقبول ہیں، مقبول لُغتِ نبوت میں مانگو گے تو آپ کی دُعا رد نہیں ہوگی۔ اِن شاء اللہ یاد کرلو۔ خالقِ حیات کی باتیں پیش کرتا ہوں جن سے حیات برستی ہے۔ خالقِ حیات اپنے عاشقوں پر حیات اور نافرمانوں کے دِلوں پر موت برساتا ہے۔ چہرہ دیکھو تو پتہ چل جائے گا کہ اس پر لعنت و پھٹکار ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھ کر جو بدنظری کرکے آیا تھا فرمایا کہ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَرَشَّحُ مِنْ اَعْیُنِہِمُ الزِّنَا۔ کیا حال ہے ایسی قوموں کا جن کی آنکھوں سے زنا ٹپک رہا ہے؟ کیا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت نہیں فرمائی؟ لَعَنَ اللہُ النَّاظِرَ۔ جو بدنظری کرتا ہے اس پر لعنت ہو، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددُعا ہے تو کیا لعنت کے اثرات چہرہ پر نہیں آئیں گے؟

اہل و عیال سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی محبت مطلوب ہے

اس کے بعد فرمایا وَمِنْ اَھْلِیْ

اَے اللہ اپنی محبت مجھے میرے اہل و عیال سے بھی زیادہ دے دے۔ یہ نہیں کہ بیوی نے کہا کہ ٹیلیویژن نہیں لاؤ گے تو میں ناراض ہوجاؤں گی تو مارے ڈر کے لے آیا۔ بھائی ہرگز اللہ تعالیٰ کو ناراض مت کرو، بیوی

کی تمام ڈیمانڈ پوری کرو، اگر اچھے کپڑے کو کہے لے آؤ، کوکا کولا لے آؤ۔ مرنڈا مانگے، لادو، سیون اپ پلادو اور شوگر والی ہے تو ڈائٹ سیون اپ لے آؤ اور ٹھنڈی کر کے پلاؤ۔ حلال نعمتیں اس پر برساؤ لیکن جب اللہ کی نافرمانی کو کہے کہ ننگی فلمیں لے آؤ تو کہہ دو کہ میری جان لے لو مگر ایمان نہ لو، ایمان نہیں دے سکتا۔

جہانگیر بادشاہ سے نورجہاں نے کہا کہ شیعہ ہو جاؤ۔ پوچھا کیوں؟ کہا کہ تم میرے عاشق ہو، عاشق کو چاہیئے کہ معشوق کا مذہب اختیار کرے تو اس نے کہا کہ۔

جاناں بہ تو جاں دادم نہ کہ ایماں دادم

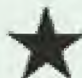
اے نورجہاں میری محبوبہ تجھ پر مَیں نے جان دی ہے ایمان نہیں دیا ہے۔ (سُبحان اللہ)

شدید پیاس میں ٹھنڈے پانی سے زیادہ اللہ کی محبت مطلوب ہے

تیسرا جملہ ہے وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔ اے اللہ اپنی محبت مجھے اتنی دے دے کہ شدید پیاس میں ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ۔ شدید پیاس میں ٹھنڈے پانی سے رگ رگ میں جان آتی ہے، جان میں سینکڑوں جان معلوم ہوتی ہے۔ اس شدید پیاس میں پانی جتنا پیارا ہوتا ہے۔ اے اللہ اس سے زیادہ آپ مجھے پیارے ہو جائیے۔ اپنی ایسی محبت میری جان کو عطا فرما دیجئے۔ بس مضمون ختم ہو گیا۔ کوئی چیز باقی رہ گئی ہو تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ایک ہی مجلس میں سارا دین کون پیش کر سکتا ہے؟ تیئیس برس میں جو دین نازل

ہوا وہلیسٹر کی اس مسجد میں ابھی ایک گھنٹہ میں پیش کردوں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ لیکن ضروری ضروری باتیں پیش کردی ہیں (حاضرین نے کہا بہت جامع بیان ہے ماشاء اللہ) اب میں درد بھرے دل سے دُعا کرتا ہوں. میں مُسافر ہوں. آپ آمین کہیں۔

اے اللہ! ہماری جانوں میں اور ہمارے دِلوں میں اور ہمارے سینوں میں محبت کا وہ درد داخل فرما جو آپ عاشقوں کے سینوں کو عطا فرماتے ہیں جو اولیاء اور دوستوں کے سینوں میں عطا فرماتے ہیں اور منتہائے اولیاء صدیقین کی نسبت سے نوازتے ہیں۔ ہماری دُنیا بھی بنادے آخرت بھی بنادے۔ اے اللہ! اختر کو بھی اور تمام سامعین کو تقویٰ کی حیات نصیب فرما، اپنے نام کی مٹھاس اور لذت سے ہم سب کو آشنا فرما۔ ایسا قُرب نصیب فرما کہ ساری دُنیا کی لیلائیں نگاہوں سے گرجائیں۔ اے اللہ! ہم سب کو اپنا دیوانہ بنادے اور دیوانہ سازی بھی نصیب فرما۔ اے خالقِ دوجہاں! دونوں جہان ہم سب کو عطا فرما، یہ دُعا میرے لئے آپ سب کے لئے اور ہمارے آپ کے بچوں کے لئے اور سارے عالم کے احباب خانقین اور ساری اُمتِ مسلمہ کے لئے قبول فرما۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞



آہِ تنہائی

کٹ رہی ہے میری تنہائی مرے نغمات سے
لب اگر خاموش ہوں گے چشم تر ہو جائے گی
کر رہا ہوں آہ پیہم گو ابھی ہے نارسا
ایک دن آخر تو ممنونِ اثر ہو جائے گی
درحقیقت میری آہِ خام کا ہے یہ قصور
رفتہ رفتہ پختہ ہو کر پردہ در ہو جائے گی

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

دِل کا مصرفِ حقیقی

ظالم ہے عقل کے خلاف غیر کو دل دیا اگر

جس نے دیا ہے دل تجھے دل کو فدا اسی پہ کر

اس کا سکون چھن گیا مرکز سے جو ہوا جُدا

مرکزِ دل خُدا ہے بس دل نہ فدا کسی پہ کر

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم